

49658- کیا روزے کی حالت میں قصہ چکھا جاسکتا ہے؟

سوال

میں ایک قصہ بنانے والی کمپنی میں کام کرتا ہوں، اکثر و بیشتر ہمیں قصوے کا ذائقہ اور خوبصورت کے مقاہلہ کرنے کے لیے چکھنا پڑتا ہے مجھے علم ہے کہ حلن میں داخل کیے بغیر روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھنی جائز ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ : میں جب قصہ چکھتا ہوں تو میری کوشش ہوتی ہے کہ کچھ بھی حلن میں جانے نہ پائے، لیکن چکھنے کے بعد بھی منہ میں ذائقہ اور خوبصورتی رہتی ہے تو کیا اس مناسبت سے روزے کی حالت میں قصہ چکھنا روزے کو باطل کر دیتا ہے؟

پسندیدہ جواب

روزے کی حالت میں جب کھانا چکھنے کی ضرورت پیش آئے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں، جب تک روزہ دار کے پیٹ میں کچھ داخل نہ ہو روزہ کو کچھ نہیں ہوتا، اس میں قصہ وغیرہ چکھنا سب برابر ہیں۔

لیکن اگر بغیر کسی ضرورت کے کوئی چیز چکھی جائے تو ایسا کرنا مکروہ تو ہے لیکن اس سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس سے تعلیق اور ایت کی ہے کہ :

ہندیا کوئی چیز چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

میں کھانا چکھنے سے اعتراض پسند کرتا ہوں، لیکن اگر چکھ لیا جائے تو کوئی نقصان نہیں اور اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔ اح
ویکھیں المغنی لابن قدامة (4/359)۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

بغیر کسی ضرورت کے کھانا چکھنا مکروہ ہے، لیکن اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مجموع الفتاوی الکبری (4/474)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا کھانا چکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جب اسے نگلانہ جائے تو کھانا چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن بغیر کسی ضرورت کے ایسا نہیں کرنا چاہیے، اور اس حالت میں اگر آپ کے پیٹ میں بغیر کسی قصد اور ارادہ کے کوئی چیز داخل ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔ اح

دیکھیں فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر (356)۔

فتاویٰ الجمیل الدائمة میں ہے کہ :

انسان کے لیے روزہ کی حالت میں بوقت ضرورت کھانا چکھنے میں کوئی حرج نہیں، اگر اس میں سے کوئی چیز عمدانہ نگلی جائے تو روزہ صحیح ہوگا۔ اح

دیکھیں : الفتاویٰ الجمیل الدائمة للجھوث العلمیۃ والافاء (332/10)۔

منہ میں صرف ڈانچہ یا پھر خوبصور ہنے سے روزہ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، جب تک کہ کوئی چیز جان بوجھ کر نگلی نہ جائے۔

ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

روزے دار کے لیے تازہ مسوک کرنے میں کوئی حرج نہیں، انہیں کہا گیا کہ تازہ مسوک کا تو ڈانچہ ہوتا ہے، وہ کہنے لگے : اور پانی کا بھی تو ڈانچہ ہوتا ہے لیکن آپ اس کی کلی کر لیتے ہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

کھانا مثلاً کھجور، روٹی، اور شوربہ وغیرہ چکھنا مکروہ ہے، لیکن بوقت ضرورت چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ : ہو سکتا ہے کہ اس کھانے سے کوئی چیز بغیر کسی شور کے پیٹ میں داخل ہو جائے، اس لیے کھانا چکھنے میں روزے کو فاسد ہونے کے خدا شکر کے پیش نظر بغیر ضرورت کے کچھ نہیں چکھنا چاہیے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھانے کی اشتہاء زیادہ ہونے پر لذت حاصل کرنے کے لیے چکھے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قوت سے چو سے تو کچھ نہ کچھ اس کے پیٹ میں داخل ہو جائے۔

اور ضرورت اور حاجت سے مراد یہ ہے کہ : کھانا تیار کرنے والے نہ کیا پھر اس کی مٹھاس وغیرہ دیکھنے کا محتاج ہو۔ اح

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین (261/3)۔

اس بنابرہم کہیں گے کہ : آپ روزہ کی حالت میں قحودہ کچھ سکھتے ہیں اس لیے کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے، لیکن آپ یہ احتیاط کریں کہ اس میں سے کوئی چیز حلق میں نہ داخل ہو جائے۔

واللہ اعلم۔